کے شاہ فیصل فاؤنڈیشن نے عالم اسلام کی ممتاز اور معروف علمی و دینی شخصیت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ناظم ندوۃ العلماء کو ان کی عظیم اسلامی خدمات کے اعتراف و تحسین کے طور پر اس سال کے شاہ فیصل ایوارڈ کیلئے ان کا بھی انتخاب کیا۔ مولانا کو یہ انعام ان کی وسیع علمی و اسلامی خدمات ملک و بیرون ملک تقریروں اور نہایت مؤثر تحریر اور بلند پایہ وقیع تصانیف مسلم نوجوانوں میں اسلامی روح اور ولولہ کی نشو و نما اور اسلام کے خلاف پیدا کئے گئے شکوک و شبہات کا حکیمانہ رد اور اسلامی تہذیب کا مغربی تہذیب سے نہایت بے لاگ موازنہ اور مادہ پرست مغربی نظام کا دو ٹوک تجزیہ اور اس جیسی بیشمار خدمات کے صلہ میں دیا گیا ہے۔ مولانا کی مشہور کتاب ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین اور السیرۃ النبوۃ جیسی وقیع اور مقبول کتابوں نے عالم عرب پر بالخصوص جو اثرات مرتب کئے اور انہیں اللہ تعالیٰ نے جن عظیم خدمات اور صلاحیتوں سے نوازا اور خلوص کی جو دولت انہیں ملی ان کے پیش نظر وہ کسی ایسی مادی داد و ستائش سے بلند ہیں اور عصری اعزاز و تکریم کی نہ ایسے افراد کو خواہش ہوتی ہے ۔۔ تاہم اسلام اور مسلمانوں کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے والوں کے لئے ایک گونہ ایسے اعزازات موجب بہت افزائی بنتے ہیں۔ مولانا نہ صرف انڈیا بلکہ پورے عالم اسلام کی مشترکہ متاع اور انمول سرمایہ ہیں پھر سعودی عرب سے پاکستان کے جو خصوصی علائق اور روابط ہیں۔ ان تمام امور نے اس انتخاب پر بجا طور پر علمی و دینی حلقوں اور اداروں کو مسرت کا ایک موقعہ بہم پہنچایا۔ اور ہم اس قدر دانی اور حقیقت شناسی پر شاہ فیصل فاؤنڈیشن کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ مولانا موصوف کی تمام زندگی للہیت اور اخلاص پر مبنی رہی ہے۔ اور اس موقعہ پر بھی انہوں نے شاہ فیصل ایوارڈ کے ساتھ دی گئی۔ دو لاکھ سعودی ریال (تقریباً ۱۰ لاکھ پاکستانی روپے) کی انعامی رقم افغانستان کے مجاہدین اور پناہ گزینوں اور دینی علوم اور قرآن کریم کے دو ایک اداروں میں تقسیم کرکے ایک بے لوث مثال قائم کر دی ہے۔ ہمارے اکابر علماء کا یہی وہ شعار اور ایثار ہے جس نے ہر دور میں معاشرہ پر گہرے نقوش اور انقلابی اثرات مرتب کئے۔ مولانا نے یہ خطیر انعام وقف کرکے اپنے پیش رو اکابر کیطرح اتمدوننی بمال فما اتانی اللہ خیر مما اتاکم۔ کا ایک عملی نمونہ پیش کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اسلام اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور دینی دعوت و تبلیغ کے لئے ایسی مثالی شخصیتوں کا اسوہ اپنانے کی توفیق دے۔

ایک بے لوث خادم دار العلوم کی وفات

۹ر جنوری ۱۹۸۰ء کو دار العلوم حقانیہ کے ایک دیرینہ اور بے لوث خادم اور بنیادی رکن جناب الحاج شیر افضل خان صاحب آف بدرشی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ عمر ستر سال کے لگ بھگ تھی۔ سعی و عمل، جوش اور ہمت کے لحاظ سے قابل رشک صحت تھی کہ یکایک سال قبل مرض نے آگھیرا۔ ڈاکٹروں نے سرطان کی تشخیص کی اور یوں پہاڑ کی طرح ایک فولادی شخص دنوں گھنٹوں میں پگھل کر مشت استخوان بن گیا۔ وقت موعود آپہنچا اور واصل بحق ہوئے۔ دوسرے دن حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں علاقہ بھر کے معززین شرفاء کے علاوہ دارالعلوم حقانیہ کے اکثر طلباء اور اساتذہ نے بھی شرکت کی اور نمناک آنکھوں کے ساتھ دین، علم اور دارالعلوم کے اس مخلص خادم کو سپرد خاک کیا۔

حاجی شیر افضل خان مرحوم کا تعلق جدید تعلیم یافتہ طبقہ سے رہا۔ اسلامیہ کالج پشاور میں انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ پھر دنیاوی کاروبار میں مشغول ہوگئے اور بلند مقام حاصل کیا۔ دنیوی وجاہت کاروباری زندگی جدید سوسائٹی کے باوجود وہ ابتداہی سے اکابر علماء حق سے وابستہ ہوئے۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی عقیدت و محبت طبیعت میں رچی بسی ہوئی تھی، جمعیۃ العلماء اسلام کے گرویدہ تھے اور اس کے قائد حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ سے آخر تک گہرے مراسم رہے۔ ان حضرات اکابر کے مسلک و مشرب اور مطلقاً طبقہ علماء و مشائخ کی ترجمانی اور ان کی پرزور وکالت کا کوئی موقعہ وہ جانے نہیں دیتے تھے۔ چند سال قبل تک وہ ماڈرن لباس میں رہے۔ کہا کرتے کہ اس طرح میں علماء کے استخفاف کرنے والی اونچی سوسائٹی میں جارحانہ تعاقب کر سکتا ہوں۔ باطن کی یہ نجابت و طہارت بالآخر ان کی صورت اور حلیہ پر بھی غالب آگئی۔

دارالعلوم حقانیہ کو حق تعالیٰ نے ابتدائے تاسیس میں جن مخلص ترین گنے چنے ارکان کے تعاون اور تعلق سے نوازا ان میں حاجی صاحب مرحوم کا بھی ایک نمایاں مقام تھا۔ دارالعلوم کی نئی تعمیر کے لئے اس جماعت نے بایں ہمہ وجاہت اہل خیر کی خدمت میں جاکر اور جھولی پھیلا کر مانگنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ وہ آخر تک تعمیری کمیٹی کے صدر اور مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ ان مخلص خدام دین کی خدمات کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ ایک چھوٹی سی مسجد میں قائم ہونے والا مدرسہ دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں شجرۂ طوبیٰ بن چکا ہے۔ اصلها ثابت وفرعها فی السماء۔

یقیناً حق تعالیٰ ان عظیم خدمات کو ان حضرات کے لئے اب ذخیرۂ عقبیٰ اور زاد آخرت کی شکل میں ظاہر فرمادیں گے۔ خدا تعالیٰ حاجی شیر افضل خان مرحوم کو اپنے قرب و رضا کے بہترین مقامات سے نوازے اور ان کے تمام پسماندگان میں مرحوم کی دینی حمیت و غیرت کے جذبات کو جاری و ساری رکھے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔ سمیع الحق